رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

AL FAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۳ جولائی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۵۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نکتہ چینوں کے افتراؤں کا ورق بارانِ رحمت سے دھو دیا جائیگا

"خدا تعالےٰ کا کسی تہمت اور الزام کے وقت جو اس کے نبیوں اور رسولوں کی نسبت کی جاتی ہیں یہ قانونِ قدرت ہے۔ کہ اول وہ عیب گیر اور نکتہ چین اور بدگمان لوگوں کو پورے طور پر موقعہ دیتا ہے۔ کہ تا وہ جو چاہیں کہ اس کریں اور جس طرح چاہیں کوئی تہمت لگائیں۔ یا بہتان باندھیں۔ پس وہ لوگ بہت خوش ہو کر حملے کرتے ہیں۔ اور اپنے حملوں پر بہت بھروسہ کرتے ہیں۔ یہانتک کہ صادقوں کی جماعت ایسے حملوں سے ڈرتی ہے۔ اور انسانی کمزوری کی وجہ سے اس بات سے ناامید ہو جاتے ہیں۔ کہ بارانِ رحمت الٰہی اس مفتریانہ داغ کو دھو دے۔ اور خدا تعالےٰ کی یہی عادت ہے۔ کہ بارانِ رحمت نازل تو کرتا ہے۔ اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے لیکن اول کسی مدت تک لوگوں کو ناامید کر دیتا ہے تا وہ لوگوں کے ایمان کی آزمائش کرے۔ پس اسی طرح خدا تعالےٰ کے نبی اور مرسل پر جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ وہ آزمائے جاتے ہیں۔ شریر لوگوں کی طرف سے بہت بیجا حملے خدا تعالےٰ کے نبیوں پر ہوتے ہیں۔ یہانتک کہ وہ فاسق اور فاجر ٹھہرائے جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی عادت اسی طرح پر واقعہ ہے۔ کہ اعتراض کرنے والوں کو اعتراض کرنے کے لئے بہت سی گنجائش دیتا ہے۔ یہانتک کہ وہ اپنی نکتہ چینی اور عیب گیری کی باتوں کو بہت قوی سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ان پر خوش ہوتے اور اتراتے ہیں۔ اور مومنوں کے دلوں کو ان باتوں سے بہت صدمہ پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی کمر ٹوٹتی ہے۔ اور وہ سخت طور پر آزمائے جاتے ہیں۔ پھر خدا تعالےٰ کی نصرت کا مینہ برستا ہے۔ اور تمام افتراؤں کے ورق کو دھو ڈالتا ہے۔ اور اپنے نبیوں کے اجتبار اور اصطفاء کے مرتبہ کو ثابت کر دیتا ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷۵)

مدینۃ المسیح

قادیان یکم جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ½۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو اسہال پیچش کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی انگیٹھیا کی تکلیف سے بدستور بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج نصرت گرلز سکول کی طالبات کے سامنے "اسلامی نماز کی فلاسفی" کے موضوع پر مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ آپ نے میجک لینٹرن سے تصاویر بھی دکھائیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بعض کلاسز کے طلبا نے آج کانگرس کی موجودہ پالیسی ملک کے لئے مضر ہے یا مفید" کے موضوع پر آپس میں مناظرہ کیا۔ ججز نے اول الذکر خیالات کا اظہار کرنے والوں کو فائق قرار دیا۔

شیخ احسان علی صاحب کی چھوٹی لڑکی بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار عقیدت

جمعیۃ فتیان الاحمدیہ قادیان کا جلسہ

قادیان یکم جولائی - آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں جمعیۃ فتیان الاحمدیہ کا جلسہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا - تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے افتتاحی تقریر میں بتایا - کہ دنیا میں کامیاب ہوتے اور خدا تعالےٰ کے قرب حاصل کرنے کا یہی ایک اصل ہے - کہ اطاعت کا انحصار حسن ظن اخلاص اور محبت پر ہو - آپ نے بیان فرمایا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مدمقابل سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ اٹھے - لیکن خدا تعالےٰ نے سب کو ذلیل کیا اور اس طرح ثابت کر دیا - کہ خلفاء خدا خود بناتا ہے - اب بھی جن لوگوں نے مقابلہ کا ارادہ کیا ہے وہ یقیناً ذلیل و رسوا ہوں گے ؛

پھر مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ نے تقریر کی - جس میں خلفاء کا انکار کرنے والوں کے انجام کی وضاحت کی - اس کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے تقریر کرتے ہوئے بتایا - کہ آج شیخ مصری نے جو اشتہار شائع کیا ہے - اور جس پر ۲۹ جون کی تاریخ درج کی ہے - اس پر اپنے نام کے ساتھ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ لکھا ہے - اور یہاں جو اشتہار تقسیم کئے - ان میں ان الفاظ پر لکیر کھینچ دی ہے جو اشتہار باہر بھیجے گئے غالباً ان پر لکیر نہیں کھینچی گئی - جبکہ کئی دن ہوئے ان کو ہیڈ ماسٹری سے موقوف کر دیا گیا ہے - تو پھر ان کا اپنے آپ کو اس عہدہ پر ظاہر کرنا صریح دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے - یہ ہے وہ تقوےٰ و طہارت جس پر انہوں نے اپنی مخالفت کی بنیاد رکھی ہے -

ازاں بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے نہایت دلچسپ تقریر کی - جس میں بیان کیا کہ اسلامی تعلیم کا لب لباب امام کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے - پھر مولوی عبد الوہاب صاحب عمر نے بیان کیا - کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات سے پوری ہوئی ہیں - تو کوئی شخص احمدی کہلا کر آپ کے خلاف کیونکر کھڑا ہو سکتا ہے -

آخر میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے نہایت مدلل تقریر فرمائی - یہ تقریر انشاء اللہ مفصل بھی شائع کی جائے گی پھر مولوی عبد الاحد صاحب اور ماسٹر غلام حیدر صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ نے یکے بعد دیگرے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش کئے جو متفقہ طور پر منظور ہوئے - (۱) ہم سب ممبران جمعیۃ فتیان الاحمدیہ قادیان متفقہ طور پر اطاعت امام سے خروج کرنے والے منافقین کے متعلق اظہار برات اور نفرت کرتے ہیں - اور انکے وہ افعال جن سے وہ جماعت میں فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں - انکے خلاف انتہائی نفرت اور حقارت کا اظہار کرتے ہیں - اور شیخ مصری کے اس دعوے کی کہ جماعت میں ان کا کوئی اثر و رسوخ ہے پُر زور تردید کرتے ہیں - جب سے وہ جماعت سے علیحدہ ہوئے انکی وقعت ہماری نظر میں ایک پر پشہ کے برابر بھی نہیں - (۲) ہم تمام ممبران جمعیۃ فتیان الاحمدیہ حضرت امیر المومنین کے حضور اپنا جذبہ محبت و عقیدت پیش کرتے ہوئے اس امر کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں - کہ حضور کی کامل اطاعت کو اپنے لئے دین و دنیا کی فلاح کا باعث یقین کرتے ہیں ؛

بقیہ صفحہ ۳

زمانہ میں ڈاکٹر عبد الحکیم خان کو چاروں طرف جماعت میں شرک ہی شرک نظر آتا تھا - واقعات بتا رہے ہیں - کہ دونو غلط بیں تھے - یا تو مغالطہ خوردہ تھے - یا مغالطہ دے رہے تھے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر صاحب کو لکھا تھا :-

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ ہماری تھوڑی سی جماعت میں ہزارہا ایسے آدمی موجود ہیں - جو متقی اور نیک طبع اور خدا تعالےٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں - اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں . . . . . میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی - یہ بھی ایک معجزہ ہے - ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں - اگر آج ان کو کہا جائے - کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ - تو وہ دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں" ؛

اسی طرح ہم موجودہ فتنہ پردازوں اور دہریت کے شیوخ کے جھوٹے دعویداروں سے کہتے ہیں - کہ بخدا جماعت احمدیہ میں تقوےٰ شعار اور خدا تعالےٰ پر کامل یقین رکھنے والوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تاثیرات قدسیہ کے نتیجہ میں ہزارہا قلوب انوار الٰہیہ کا مہبط بن رہے ہیں - ابھی فتنہ پرداز اپنے منصوبہ کی ادھیڑ بن میں ہی تھے - کہ خدا تعالےٰ نے فرزندان احمدیت میں سے بیسیوں کو ان کے منصوبوں سے بلکہ ان کے انجام سے بھی آگاہ کر دیا تھا - ہاں اگر کسی کی آنکھیں اندھی نہیں ہوگئیں - تو وہ دیکھے - کہ مخلصین جماعت اکناف عالم سے کس طرح سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود پر دل سے فدا ہو رہے ہیں - اور آپ کی تحریک پر جماعت کس طرح لاکھوں روپیہ جمع کر کے آپ کے قدموں پر رکھ دیتی ہے - کیا شیخ صاحب کو معلوم نہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی - تو اس پر سینکڑوں نوجوان اپنی عمروں کو پیش کرتے ہوئے اور حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوگئے اور کیا انہیں پتہ نہیں کہ متعدد نوجوان سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی زیر قیادت دنیا کے مختلف ممالک میں پرچم توحید کو لہرا رہے ہیں ؟ کیا یہ مالی قربانیاں عزت اور وطن کی قربانیاں اور جان کی قربانیاں دہریہ لوگوں کا کام ہے - آہ کتنا بڑا ظلم ہے - جس کا ارتکاب کیا جا رہا ہے ؟

میں یقین رکھتا ہوں - کہ شیخ صاحب نے اس بیان میں جماعت احمدیہ پر جو ناپاک اتہام لگایا ہے - اسے پڑھ کر ہر مخلص احمدی ان کی تمام مزورانہ سکیم کا اندازہ لگا سکتا ہے - شیخ صاحب اور ان کے بعض ساتھیوں کو اللہ تعالےٰ نے عرصہ سے دین کی مالی جانی خدمت سے محروم کر رکھا تھا - اور جو وہ کر رہے تھے - اسے بھی "مغرماً" گِنتے ہوئے کرتے تھے - اس لئے اگر انہیں دہریہ ہی دہریہ نظر آئیں تو کیا تعجب ہے ؟

ہم پھر ایک مرتبہ اپنے چیلنج کو دہراتے ہیں - اور شیخ صاحب سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں - کہ اگر وہ سچے ہیں - تو کم از کم سوا ایسے دہریوں کا پتہ دیں - جو بقول ان کے جماعت کے بگاڑ کو دیکھ کر دہریہ بن گئے ہیں - اور سوا ایسے اشخاص کا نام بتائیں جو ابھی دہریت کی منازل طے کر رہے ہیں - امید ہے کہ اب جماعت سے خارج کئے جانے کے بعد تو انہیں ایسے لوگوں کا پتہ دینے میں سہولت ہوگی - وہ سب لوگ آپ کے گرد و پیش ہی ہوں گے - کیا شیخ صاحب اپنے قول کی سچائی کو ثابت کر سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں ؛

جماعت احمدیہ لکھنؤ کا تار

لکھنؤ - ۳۰ جون - جماعت احمدیہ لکھنؤ متفقہ طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اپنی گہری عقیدت کا اظہار کرتی ہے - اور شیخ مصری کے دعوے کو ایک مضحکہ خیز بات سمجھتی ہے

سید ارتضیٰ علی

اس کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے موجودہ فتنہ کے دوران میں نہایت اعلےٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی - اور ... [illegible] ... دعا پر جلسہ برخاست ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

"دردمندانہ اپیل" کا مدلّل جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے متعلق شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی صریح غلط بیانی

شیخ مصری صاحب کو کھلا چیلنج

از مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے ناپاک خیالات اور دھمکی آمیز اور گندے خطوط کی بناء پر انہیں جماعت احمدیہ سے خارج فرما دیا ہے۔ شیخ صاحب کی طرف سے آج یکم جولائی ایک اشتہار" ایک دردمندانہ اپیل" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے جس میں انہوں نے اپنی "دیرینہ خدمات" اور مدتوں سے اپنے "جذبات کے ناواجب طور پر مجروح" ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔ اپنی لڑکی کے رشتہ کے ذکر پر یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جو ان دنوں لاہور میں مقیم ہیں۔ بیان کیا ہے۔ کہ چونکہ یہ رشتہ خاندانِ نبوت میں نہ ہو سکا۔ اس لیے شیخ صاحب نے علیحدگی اختیار کر لی۔ چونکہ اب شیخ صاحب خلافتِ ثانیہ کے منکر ہیں اور قرآن مجید نے ایسے لوگوں کی روایات کے متعلق فَتَبَيَّنُوا کا حکم دیا ہے۔ اس لیے ہم اس روایت کے متعلق قبل از تحقیق کچھ نہیں کہنا چاہتے:۔

عجیب امر ہے۔ کہ شیخ صاحب کا یہ اشتہار بالکل اسی طرز پر لکھا گیا ہے جس طرح ڈاکٹر عبدالحکیم خان اخراج از جماعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خطوط لکھا کرتا تھا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم ایک طرف حضرت اقدس کو "مسیح الزمان" لکھتا تھا۔ اور دوسری طرف حضورؑ کے عیوب بیان کرتا تھا۔ شیخ صاحب ایک طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی" لکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف حضورؑ کی خلافت سے بغاوت کا اعلان کرتے۔ اور آپ کی طرف "نقائص" منسوب کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے بھی لکھا تھا۔" ایک پرانے مرید کو جو ہزار روپیہ اور تمام عمر اور اپنی تمام عزت و آسائش آپ کی حمایت میں قربان کر چکا ہے۔ اس کو محض اصلاحی تجاویز پیش کرنے پر ...... خارج از جماعت کیا جاتا ہے" (الذکر الحکیم صفحہ ۳۱ و ۲۸)

اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ شیخ صاحب کا اسلوب بیان ہو بہو وہی ہے جو منکرین خلافت نے ۱۹۱۴ء میں اختیار کیا تھا۔ "منفردت" [illegible] اور تفرقہ اندازی سے تنفر کے ادعا کے باوجود اپنے ناپاک منصوبوں سے جماعت کے "شیرازہ" کو درہم برہم کرنے کی دھمکی ان کے سارے اشتہار کا خلاصہ ہے اور یہی باتیں پہلے منکرین خلافت کہتے رہے ہیں (دیکھو پیغام صلح ۱۵ و ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء) کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس قدر کھلے تطابق کے باوجود جماعت احمدیہ کو مغالطہ دے سکیں گے۔ وہ شوق سے اہلِ پیغام کو سہارا بنائیں۔ ان کے ہاتھوں سلسلہ کے نظام کو برباد کرنے کی کوشش کریں۔ احرار کے ہم نوا بن جائیں۔ دیگر دشمنانِ احمدیت کی امداد حاصل کریں۔ مگر وہ سب کے سب مل کر بھی سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں روک نہیں بن سکتے۔ خدا اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ اس کا نوشتہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے۔ کون ہے۔ جو اس کے کاموں کو روک سکے؟

شیخ صاحب نے اپنے اشتہار میں بہت سی غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ اور سراسر تقوٰے کے خلاف طریق اختیار کیا ہے۔ ہم ان غلط بیانیوں کی تردید عند الضرورت کرتے رہیں گے۔ انہی میں سے ایک نہایت ہی خطرناک اور ناپاک ترین غلط بیانی وہ ہے جس کے ذریعہ انہوں نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور تمام جماعت احمدیہ کی سخت توہین کی ہے۔ وہ اپنے موجودہ فتنہ کے لئے قدم اٹھانے کا سبب جسے وہ انما نحن مصلحون کہنے والوں کی طرح اصلاح سے موسوم کرتے ہیں۔ ان لفظوں میں ذکر کرتے ہیں:۔

"جماعت کے اندر ایک بہت بڑا بگاڑ مشاہدہ کر کے جو بہت سے لوگوں کو دہریت کی طرف لے جا چکا ہے اور بہتوں کو لے جانے والا ہے۔ اس کی اصلاح کی ضرورت محسوس کر کے بلکہ اس کو فرض ہی جان کر اٹھایا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ابھی تیس سال بھی نہیں گزرے حضورؑ کے صحابہ ابھی ہر علاقہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے موجود ہیں۔ مگر شیخ صاحب کو" جماعت کے اندر ایک بہت بڑا بگاڑ" نظر آنے لگ گیا ہے۔ کیا وہ شخص جو حضور علیہ السلام کو عظیم الشان نبی یقین کرتا ہو۔ حضور کی قائم کردہ جماعت کے متعلق ایسے الفاظ لکھ سکتا ہے؟ کیا کبھی ایسا ہوا۔ کہ کسی نبی کے اتباع کی اکثریت بجز چند خوارج کے اس کی وفات کے بعد فوراً ہی بگڑ گئی ہو۔ ضلالت اور گمراہی پر قائم ہو گئی ہو۔ اگر نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ تو کیا شیخ صاحب کے یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کھلی توہین نہیں۔ پھر شیخ صاحب کہتے ہیں۔ کہ جماعت کے بہت سے لوگ دہریہ بن چکے ہیں۔ اور بہت سے بن رہے ہیں۔ اُف! کتنا ناپاک جھوٹ ہے۔ افسوس انسان صداقت سے روگردانی اختیار کر کے کس طرح غلط بیانی کو اپنا شعار بنا لیتا ہے۔ ہم شیخ صاحب کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ لاکھوں کی جماعت میں سے ایسے سو اشخاص کا ہی ہمیں پتہ دیں جو بقول ان کے جماعت کے بگاڑ کو دیکھ کر دہریہ بن چکے ہوں۔ نیز ایسے سو احمدیوں کا پتہ بتائیں۔ جو اندر ہی اندر دہریہ بن رہے ہوں۔ اگر وہ ایسے سو احمدیوں کی بھی نشان دہی نہ کر سکیں اور ہرگز نہ کر سکیں گے۔ تو سب مومن گواہ رہیں۔ کہ شیخ صاحب نے "اصلاح" کا دعوےٰ کرتے ہی خطرناک افترا پردازی سے کام لیا ہے:۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ شاید شیخ صاحب نے اپنے ماحول کے مطابق جماعت احمدیہ کو گمان کیا ہے۔ اور اسی گمان کے ماتحت انہوں نے جماعت کی یہ سخت توہین کی ہے۔ شیخ صاحب کو جماعت میں چاروں طرف دہریت ہی دہریت نظر آتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

حضرت رسول اکرمؐ کے متعلق توہین آمیز اور غلط بیانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈی اے وی کالج کے ایک پروفیسر کی منافرت انگیز کتاب

انڈین نیشنل کانگرس آج ہندوستان کی آزادی کی علمبردار ہونے کی مدعی ہے۔ اس کے صدر محترم اور دیگر ارکان کو اب اس امر کا احساس ہو رہا ہے کہ جب تک ہندوستان کی مختلف اقوام میں یگانگت و اتحاد پیدا نہیں ہوگا ہندوستان کا آزاد ہونا ناممکن ہے بحقیقت لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے بیانات سے بھی اظہر من الشمس ہے جو گورنروں کے اختیارات خصوصی کے جواز میں بار بار ہندوستانی اقوام کے اختلافات باہمی اور عدم اعتماد کو بطور دلیل پیش کر رہے ہیں۔ ان حالات میں کانگرس کے لئے ضروری ہے۔ ہندوستان کی اقوام میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ان اسباب کا پتہ لگائے۔ جو باہمی بے اعتمادی اور منافرت کا موجب ہیں۔ اور پھر ان کے انسداد کے لئے پُر زور جدوجہد کرے۔

اس سلسلہ میں ایک نہایت ضروری امر یہ ہے۔ کہ بعض عاقبت نااندیش اور متعصب مورخین نے گذشتہ واقعات کو ایسا رنگ چڑھا رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوستان کی اقوام ایک دوسری کو اپنا دشمن سمجھتی ہیں۔ اگر کانگرس اہل ہند میں حقیقی اتحاد پیدا کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے نہ صرف گذشتہ زمانہ کے مورخین کی متعصبانہ آراء و افکار کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ بلکہ جو لوگ اب تاریخی واقعات کا اعادہ کرتے ہوئے درست راستہ سے بھٹک جائیں۔ ان کے خلاف بھی آواز اٹھانی چاہیئے۔ اور ان کی مذمت کرنی چاہیئے۔

ایسے لوگ جو حقائق کو تعصب کی رنگین عینک سے دیکھتے ہوئے غلط رنگ میں پیش کرکے ایک طرف مسلمانوں کے جذبات مجروح کرتے اور دوسری طرف منافرت پیدا کرتے ہیں۔ ان میں ایک صاحب ڈی اے وی کالج لاہور کے پروفیسر کے۔ ایل ورما ایم۔ اے ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف "تاریخ ہند پر ایک نظر" میں جسے پنجاب یونیورسٹی کے طلباء اکثر زیر مطالعہ رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی ہندوستان میں آمد کے حالات بیان کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹے اتہامات لگائے۔ اور خلفائے راشدین کے متعلق غلط اور بے بنیاد باتیں بیان کی ہیں:

ذیل میں پروفیسر صاحب موصوف کی تصنیف سے چند ایک امثلہ پیش کی جاتی ہیں۔

(۱)

پروفیسر صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کو مندرجہ ذیل طریق پر بیان کرتے ہیں:

"مدینہ میں بدنظمی کا دور دورہ تھا وہاں کے کچھ لوگوں نے محمد (صلعم) کو دعوت دی۔ کہ وہاں جاکے ان پر خدا کے نام پر حکومت کریں۔ آپ نے تعجیل میں کوئی اقدام پسند نہ فرمایا۔ دو سال تک آپ اپنے متبعین کو مدینہ بھیجتے رہے۔ تا وہاں جاکے مقیم ہوں۔ اور جب آپ وہاں پہونچیں۔ تو آپ کی مدد کریں" صفحہ ۲۶۵

گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام تر جدوجہد دنیوی وجاہت اور بادشاہت حاصل کرنے کے لئے تھی آپ نے اپنی ہجرت سے قبل کچھ اصحاب کو مدینہ اس غرض سے بھیجا۔ کہ جب آپ وہاں پہنچیں۔ تو وہ حکومت کے قیام میں آپ کی مدد کریں۔ آپ نے اس لئے کہ ابھی ایسے اسباب مہیا نہ تھے۔ کہ آپ بآسانی بادشاہ بن سکتے۔ اہل مدینہ کے بادشاہ بننے کی دعوت کو جلدی قبول نہ کیا۔ آخر آپ نے جب ہجرت فرمائی۔ تو اس سے مقصود بادشاہت کا حصول تھا۔

اللہ اللہ یہ اتہام اس شخصیت پر لگایا جا رہا ہے جس کے نزدیک دنیا اور اس کی بادشاہت پر پشہ جتنی بھی وقعت نہ رکھتی تھی۔ اور جس نے اپنی تمام زندگی خدا تعالیٰ کی رضا کی تحصیل اور خلق خدا کی بہبودی میں صرف کر دی۔ جب خدا تعالےٰ نے آپ کو بادشاہت عطا کی۔ تو بھی آپ کے روزمرہ اشغال و اعمال اور طرز بود و باش پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ آپ اسی طرح اپنے ہاتھ سے کام کرتے۔ جس طرح اس سے قبل کرتے تھے۔ اگر ابتداء سے آپ کو دنیا کی بادشاہت کی تحصیل مدنظر ہوتی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ دنیوی بادشاہوں کی طرح حصول مقصد کے بعد دنیوی عیش وعشرت میں پڑ جاتے آپ کی بادشاہت محض افادہ انام کے لئے تھی۔ اور دراصل آپ اس دنیا میں خدا کی حکومت قائم کرنے میں ہی ساعی رہے۔ اور شب و روز خلق خدا کو اسی کے آستانہ پر سر جھکانے کی تلقین فرماتے رہے۔ ایسی عظیم شخصیت کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپ کا مقصد حیات دنیوی حکومت اور بادشاہت حاصل کرنا تھا۔ کس قدر ظلم عظیم اور حقائق و وقائع سے کس قدر چشم پوشی ہے۔

(۲)

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی کا ذکر کرنے کے بعد پروفیسر صاحب لکھتے ہیں

"بعد ازاں رویا میں آپ کو اکثر ایسے پیغامات پہونچتے رہے۔ محمد (صلعم) ایسے رویائی پیغامات کا اعلان اس طرح کرتے رہے۔ گویا کہ یہ خدائی الفاظ تھے۔ جو جبرائیل کی وساطت سے نازل ہوئے" صفحہ ۲۶۴

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی مبارک کو خواب کے پیغامات سے تشبیہ دینا اور یہ کہنا کہ آپ نے ان پیغامات کو ایسی طرز پر شائع کیا گویا وہ خدائی الفاظ تھے افسوس ہے پروفیسر صاحب نے اس کوچہ سے بالکل نابلد ہوتے ہوئے ایک طرز کلام اختیار کیا۔ جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی ناگوار اور حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کلام کو خدا تعالیٰ کا کلام قرار دیا۔ اس کی صداقت کے دلائل بھی پیش فرمائے۔ اسے صرف دعوے تک ہی محدود نہیں رہنے دیا۔ اور وہ دلائل و ثبوت ایسے ہیں۔ جو اب بھی ناقابل تردید ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کے خدا تعالیٰ کا کلام ہونے کی ایک دلیل یہ ہے۔ کہ اس کی مثل کلام کوئی انسان پیش نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم نے ساری دنیا کو اس کے متعلق چیلنج دیا ہے۔ لیکن آج تک صفحہ عالم پر کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہوا۔ جس نے اس چیلنج کی طرف رخ بھی کیا ہو۔

(۳)

ہجرت کے بعد کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔ "اب آپ ایک مفکر خادم یا محض ایک رئیس خاتون کے شوہر ہی نہ تھے۔ آپ اب ایک مذہب کے بانی و امام تھے۔ اور تمام لوگوں کے لئے جو آپ کی تعلیم کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرتے موت اور تباہی کے پیغامبر تھے" صفحہ ۲۶۵

تعجب ہے کہ جب پروفیسر صاحب اسی تصنیف میں ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں۔ کہ "یہ مذہب اسلام اس قدر مختصر اور سادہ اور عام فہم ہے کہ سادہ لوح اشخاص بھی اسے سمجھ سکتے ہیں" صفحہ ۲۶۶ تو پھر اسے منوانے کے لئے جبر و تعدی کی کیا ضرورت تھی۔ جو موت اور ہلاکت پر منتج ہوتی اسلام اپنے عام فہم اصول کی وجہ سے جو درندوں سے انسان اور انسانوں سے باخدا انسان بنانے میں کیمیائی اثر رکھتے ہیں۔ اس قدر مقبول ہوا۔ کہ ایک قلیل عرصہ میں چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ اور اسے قبول کرنے والوں نے اس کی خاطر وہ وہ قربانیاں کیں۔ جن کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے کیا اسلام کے ایسے جاں نثار اور فدائی اس طرح پیدا ہوئے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "موت اور تباہی کے پیغامبر تھے"؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ اس لئے پیدا ہوئے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے ذریعہ وُہ ابدی زندگی حاصل ہوتی تھی۔ جس کے مقابلہ میں اس دُنیا کی ہزار زندگیاں قربان کر دینا بھی معمولی بات تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کے احکام کی تعمیل میں آپ کے جاں نثاروں نے جانیں قربان کرنا باعث فخر سمجھا ٭

پروفیسر صاحب ایک جگہ تو لکھتے ہیں۔ کہ اسلام موت کا پیغام بن کے آیا۔ مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

"اسلام تلطف سخاوت۔ اور اخوت کی رُوح سے مملو تھا۔ یہ مختصر سادہ اور عام فہم مذہب تھا"

ان دونوں بیانات کا تناقض اسی صُورت میں رفع کیا جا سکتا ہے۔ کہ دونوں میں سے ایک کو غلط تسلیم کر لیا جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ جس مذہب کی بنیاد صُلح و آشتی پر ہو۔ اسے منوانے کے لئے لازماً مقدم الذکر بیان غلط ہے ٭

پروفیسر صاحب نے کبھی اس امر پر بھی غور کیا ہوتا۔ کہ باوجود اس کے کہ اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت نہیں۔ مگر ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور مورخین کا تو خیال ہے۔ کہ اسلام ان دنوں ہندوستان میں اتنا مقبول نہیں ہُوا۔ جبکہ یہاں اسلامی حکومت قائم تھی۔ جتنا کہ ان دنوں ہو رہا ہے۔ گزشتہ مردم شماری سے نئی مردم شماری میں تقریباً ایک کروڑ مسلمانوں کا اضافہ اس امر پر شاہد ہے۔ اگر آج اسلام قلوب میں گھر کر سکتا ہے۔ جبکہ خود مسلمان کہلانے والے اپنی بدقسمتی سے اس کے زرّین اصُول پر کاربند نہیں۔ تو ان دنوں یہ کتنا موثر تھا۔ جبکہ یہ اپنی پوری آب و تاب سے جلوہ گر تھا ٭

(۴)

عہدِ عمر رضہ کی فتوحات کا ذکر کرتے ہُوئے پروفیسر صاحب لکھتے ہیں:۔ "ان فتوحات کا تفصیلاً تتبع بے وجہ حملوں اور بے رحم بربریت و وحشت کی تھکا دینے والی کہانی ہے" (صفحہ ۲۶۸)

اگر پروفیسر صاحب اس زمانہ کے حالات کو پیش نظر رکھتے۔ تو یقیناً مختلف نتیجہ پر پہنچتے۔ قیصر و کسریٰ کے اسلامی سلطنت میں رخنہ اندازی کے منصُوبے اور عرب کے امن و امان کو برباد کرنے کی سازشیں تھیں۔ جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مجبور کر دیا۔ کہ ان کے اثراتِ بد سے ملک کو محفوظ رکھنے کے لئے عملی اقدام کریں۔ ان سلطنتوں کے پاش پاش ہو جانے کے بعد مغرور یزدجرد کا مختلف بلاد میں اسلامی حکومت کے خلاف سپاہ جمع کرنا یقیناً اس امر کا مقتضی تھا۔ کہ اسلامی سلطنت کو فتنہ و فساد سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کا استیصال کیا جاتا ٭

پھر اگر پروفیسر صاحب ان وجوہ پر غور کرتے۔ جو مسلمانوں کے ہندوستان پر حملہ کی باعث ہوئیں۔ تو انہیں معلُوم ہو جاتا۔ کہ یاقوت شاہ سیلون کے تحفوں سے لدے ہُوئے آٹھ جہازوں کو جو انہوں نے حجاج کی خدمت میں روانہ کئے تھے۔ اگر ہندوستانی لوٹ نہ لیتے۔ اور اس طرح اخلاقی پستی کا ثبوت نہ دیتے۔ تو شائد مسلمانوں کو سندھ پر حملہ کرنے کا خیال بھی پیدا نہ ہوتا۔ اسی طرح کی وجوہ ان ممالک میں بھی موجود تھیں۔ جن پر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں چڑھائی کی گئی ٭

(۵)

پروفیسر صاحبؒ اسلامی سلطنت کی کمزوریاں کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں:۔

"محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جب فوت ہُوئے۔ آپ نے اپنے متبعین کے لئے نظم و نسق ملکی کے کوئی ہدایات نہ چھوڑیں ..... (اسی لئے) مسلمان کبھی فن حکومت میں ماہر نہیں ہُوئے" (صفحہ ۲۶۸)

مگر کیا ہم پروفیسر صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اصول جن پر کاربند ہو کے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس وقت جبکہ عرب کا کثیر حصہ باغی ہو چکا تھا۔ بغاوت کو فرو کیا۔ اور عرب میں پھر سے منظم حکومت قائم کی۔ نیز وُہ اصول جن پر کاربند ہونے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مدینہ میں بیٹھے عراق اور شام میں جنگ کرنے والی مسلم سپاہ کی قیادت کی اور عرب و عجم میں مضبوط حکومت قائم کی۔ وُہ کس سے سیکھے تھے۔ اگر انہوں نے ذاتی استعدادوں کی مدد سے یہ کارنامے سرانجام دیئے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اس وقت حکومت کیوں نہ قائم کر لی۔ جبکہ وُہ ابھی دامنِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وابستہ نہ ہُوئے تھے۔ لازماً یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ یہ وُہی اصول تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تلقین فرمائے۔ اور جن پر کاربند ہونے کی حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کو نصیحت فرمائی ٭

آخر میں ہم پنجاب یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد کی توجہ اس کتاب کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ جس میں محض تعصب کی بنا پر حقائق سے چشم پوشی کر کے واقعات کو ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جس سے منافرت پیدا ہو سکتی ہے

آنریبل وزیر تعلیم پنجاب سے جو ان دنوں زیادہ تر تعلیمی اصلاحات کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر گزارش کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے لٹریچر کو پھیلنے کا موقعہ نہ دیں۔

خاکسار۔ خالد بی اے (آنرز) رکن مجلس انصار سلطان القلم قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور مصلح موعود کی پیشگوئی

چند دن ہُوئے راولپنڈی میں غیر مبایعین سے چار تحریری مناظرے ہُوئے جن کے مضامین حسب ذیل تھے۔ (۱) پیشگوئی مصلح موعود (۲) انجمن اور خلافت شخصی (۳) نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۴) مسئلہ تکفیر۔

الحمد للہ کہ ہر چہار مضامین پر بہت عمدہ بحث ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ یہ مناظرات عنقریب شائع ہو جائیں گے۔ خاکسار نے اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تحریری استفسار پیش کیا۔ حضور نے اس کا جو جواب عنایت فرمایا ہے۔ اسے احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری۔

مکرمی مولوی ابو العطاء صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اول۔ میرے نزدیک مصلح موعود بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ اولاد میں سے ایک لڑکا ہے۔ نہ کہ آئندہ زمانہ میں آنے والا کوئی فرد ٭

دوم۔ میرے نزدیک جس حد تک میں نے اس پیشگوئی کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کی نوے فیصدی باتیں میرے زمانۂ خلافت کے کاموں سے مطابق ہیں ٭

سوم۔ چونکہ میں اس پیشگوئی کے موعود کے لئے دعوے کو شرط قرار نہیں دیتا۔ اس لئے میرے نزدیک میرے لئے دعوے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس پیشگوئی کی جو غرض ہے۔ وُہ بڑی حد تک خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ سے پوری کر دی ہے۔ لیکن میں اس میں تعجب کی بات نہیں دیکھتا۔ اگر میرے بھائیوں میں سے کسی دوسرے کے ذریعہ سے بھی اسی قسم کے کام یا ان سے بڑھ کر کام خدا تعالےٰ کروائے۔ خاکسار مرزا محمود احمدؐ (خلیفۃ المسیح الثانی)

(۱۸۔ جون ۱۹۳۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم پر نظر

(۱) گوردوارہ ایکٹ سے ناجائز فائدہ

(۲) ہسپانیہ میں مسلمان (۳) مسلمان مسٹر جناح کیساتھ ہیں

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

پانچ دریاؤں کی زمین کو ہندوستان کے مختلف سیاسی ادوار میں ہمیشہ اہمیت رہی ہے۔ اور اب بھی پنجاب کو ہی کامیابی سے اصلاحات کو عمل میں لانے کا فخر حاصل ہے مگر پنجاب کے بعض مسائل ہمارے اس صوبہ کے ہندوستان کا مغربی دروازہ اور فوجی عنصر کا وطن ہونے کے باعث کل ہندوستان پر اثر ڈالنے والے مسائل ہیں۔ ان میں سے ایک سکھوں کا مسئلہ ہے۔ ہمارے نزدیک سکھ تمام دوسری اقوام کی نسبت مسلمانوں اور اسلام کے مذہب کی رو سے قریب ہیں۔ مگر سکھ احرار اور سکھ آریوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ مسلمان کی پنجاب میں کبھی کوئی حیثیت نہیں۔ انگریز نظام حکومت اور گزشتہ پالیسی نے بدقسمتی سے اس خیال کے لوگوں کو مضبوط کر دیا ہے اور سکھ تنظیم کے ساتھ حکومت اور مسلمانوں کا مقابلہ کرنے لگے ہیں۔ شہید گنج مسجد کے ناگوار قضیہ کے وقت ۵۰ ہزار سکھ جمع کرنے کا انتظام ہوا۔ اور اب ہر موقعہ پر نہایت آسانی سے جتھے روانہ کئے جاتے ہیں۔ اور ہر چھوٹا بڑا سکھ مورچہ لگانے کی دھمکی دیتا ہے۔ آہلہ کے واقعہ کو اہمیت دی گئی ہے۔ اور مسلمان آبادی میں بیرونی سکھ طاقت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اور اس قدر حوصلے بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ کسی کی پروا نہیں یہ کیوں؟ آخر سکھوں کے پاس کہاں سے قارون کا خزانہ آگیا۔ جس کے بل پر تنخواہ دار لشکر جب چاہیں جہاں چاہیں جمع کر سکتے ہیں۔ لاریب یہ خزانہ گوردوارہ ایکٹ ہے۔ جس کے ناجائز استعمال سے پنجاب کی فضا خراب سکھ قوم کے اندر انشقاق اور حکومت کے لئے مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے گوردواروں کی آمد سے اس وقت ۳۰ ہزار خالصہ فوج جتھہ داروں کے ماتحت جو دراصل فوجی کمانڈرس ہیں۔ پنجاب میں باقاعدہ تنخواہ دار لشکر کے طور پر تیار ہیں۔ گوردوارے جن کی آمد مذہبی امور پر صرف ہونی چاہیئے تھی۔ جس طرح پہلے مہنتوں کی ذاتی جائداد تھی۔ اب گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی سیاسی جدوجہد میں خرچ ہو رہی ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وقف کی آمد اغراض وقف کے سوا اور جگہ خرچ کئے جانے سے رہے کے گوردوارے مقروض ہیں۔ ان کے خزانے خالی ہیں۔ مگر خالصہ فوج حکومت۔ مسلمانوں اور شریف و امن پسند سکھوں کے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس کی تحقیقات کرے۔ اور پنجاب کے اس اہم مسئلہ کا فوری حل کرے اور سکھ مسلم خاردار درخت کو جس پانی سے سینچا جا رہا ہے۔ اس پر نگرانی قائم کرے۔ اور مذہبی اوقاف بھی آمد کو حکومت اور امن پسند شہریوں کے خلاف صرف نہ ہونے دے اور جلد سے جلد گوردوارہ ایکٹ سے ناجائز فائدہ اٹھانے والوں کو قانون کا پابند بنائے۔ کیونکہ اس میں ملک کی بھلائی اور سکھوں کی بھی بہتری ہے۔

(۲)

خاکِ اندلوسیہ سے ہمیں محبت ہے۔ اور اس میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے ہم طبعاً دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں۔ جنرل فرینکو کی فوج کے عرب ملک میں ہر طرف ازمنہ ماضیہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے کوچ کر رہے ہیں۔ دس ہزار علاقہ خلیج بسکے میں پہونچائے گئے ہیں۔ اور خبر ہے کہ ۳۰۰ عرب کے حاجیوں نے جنرل فرینکو کے خرچ پر حج کیا۔ اور واپس آکر جب رئیس مذکور سے ملاقات کی۔ تو جنرل موصوف نے کہا جب شاخ گل کے پھول لانے کا موسم آئے گا۔ تو بہترین گلاب عربوں کی نذر کیا جائے گا۔"

عراق کے عرب کہا جاتا ہے کہ جنرل فرینکو کے ہمدرد ہیں۔ اور حال میں عراق کے بعض خارجہ نمائندوں کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ حکومت ہسپانیہ کے باغیوں کو اسلحہ حرب بہم پہونچاتے ہیں۔

عربوں کی ایک طرف دلداری ہے اور دوسری طرف ہسپانیہ میں مسلمانوں کی دلچسپی ہے۔ اور یورپ کے دو خیالوں کی جنگ اندلوسیہ کے میدانوں میں جاری ہے۔ جہاں عرب فاتح اپنی فتوحات کے وقت پہلے نہیں پہونچ سکے تھے۔ وہاں تک ان کے قدم موجودہ جنگ نے پہونچا دیئے ہیں۔ عرب موجودگی کے علاوہ ایک اور دلچسپ خبر ہے۔ کہ جب جرمن کشتگان دوشے لینڈ کو جبل الطارق میں فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا تو یورپین طاقتوں کے دوش بدوش ترکی افسر بھی تھے۔ جو ترکی ڈسٹرائر سے آئے تھے۔ یہ ڈسٹرائر تباہ کن جہاز نئے ترکی بیڑے کا جزو اور لنڈن کی عدم مداخلت کمیٹی کے ماتحت ساحل ہسپانیہ کے ایک حصہ کی نگرانی میں مصروف ہے۔ جہاز اور جہازوں کے افسر تو جبل الطارق میں آئے اور چلے گئے۔ مگر ایک اسلامی حکومت کے جہاز اور اس کے بحری افسروں کا طارق کی پہاڑی پر صدیوں کے بعد نمودار ہونا ایک کیفیت پیدا کرتا ہے۔ اور جب ہم جبل الطارق کی پہاڑی پر ترک اور بلباؤ اور سنٹا دور میں پہاڑی باسک کے گھروں کے پاس موٹر کو دیکھتے ہیں۔ تو ہسپانیہ میں مسلمان کا تاریخی ڈرامہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

اے خاک اندلوسیہ کیا تو پھر ہماری ہوگی۔ اے سپین کیا تو پھر سکاٹ کی یہودیہ Rebecca کا مرغوب و پسندیدہ رواداری کا مسلم ملک کہلائے گا

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانیئے کیا یاد آیا

(۳)

ہمارے ایک دوست ہیں جو مؤلف "قادیانی مذہب" کے پڑوسی ہیں۔ وہ ہمارے سیاسی اظہار خیالات کے مداح ہیں۔ ان کو اپنے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے نفرت بھی ہے۔ اور ان کو مسلمانوں کی سیاسیات سے خاص دلچسپی ہے۔ وہ "آٹومیٹک" کہلاتے ہیں۔ ہندی اور ہندو سے واقف ہیں۔ اور مسٹر جناح نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا جو طریق اختیار کیا ہے۔ اس کو پسند فرماتے ہیں۔ انہوں نے ہم سے سفارش کی ہے کہ ہم مسٹر جناح کی تائید کیا کریں۔ ہم اپنے دوست کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ہمیشہ سے سیاسیات میں مسٹر جناح کو عقلمند رہنما تصور فرماتے رہے ہیں۔ باوجود پنجاب میں ان کی مسلم لیگ کی غیر معقول روش کے ان کے عام سیاسی مسلک کی حمایت احمدی جماعت کے طرز عمل سے ثابت ہے۔ مسٹر جناح ملک کے سر برآوردہ سیاسی دماغوں میں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند پایہ شخصیت ہیں۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے جو جگہ انہوں نے کھڑے ہونے کیلئے اختیار کی ہے۔ وہی ہر سمجھدار مسلمان کے نزدیک مناسب ہے۔ کانگرس لامذہبیت ہندو مہا سبھا۔ آریہ سماج۔ انتہا پسند ہندوؤں کے زیر اثر ہیں۔ اور وہ محض اپنی تعداد و اموال و تنظیم کے بل بوتے پر مسلمانوں کی طرف سے لاپرواہیں۔ مگر جناح مسلمانوں کی ہستی کو تسلیم کرانے اور ہندوستان میں انگریز حکومت کے علاوہ ایک قابل ذکر سیاسی جماعت کے طور پر مسلمانوں کی موجودگی منوانے پر مصر ہیں۔ اور ہر تعلیم یافتہ مسلمان جانتا ہے۔ کہ ہندوستان کا ہر ہمدرد حکومت خود اختیاری کا حامی ہے اور آزاد طبیعت آزادی پسند مگر جناح مسلم لیگ کی کشتی کا بہترین کھویا ہے۔ قوم اس کے ساتھ ہے۔ اسلامی سیاسیات میں اس کی رہنمائی کو اس وقت نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہے۔ اور ہم اگر جناح نقطہ نگاہ کی تائید کریں۔ تو اپنی مدد آپ کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ تمام سمجھدار مسلمان مسٹر جناح کی پشت پر ہیں۔ اور گو مسلمان عوام میں طاقت ہے۔ مگر اس طاقت کا بد استعمال ہمیشہ نقصان کا باعث ہوا ہے۔ اس لئے اس طاقت کو کانگریس کے ہاتھ میں پڑنے سے روکنا اور جناح کی قیادت میں لانا اور یہ ثابت کرنا ضروری ہے۔ کہ مسلمان مسٹر جناح کے ساتھ ہیں ؞

ضرورت رشتہ

ایک پرانے احمدی دوست کی دو لڑکیاں ہیں۔ جن کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ ایک لڑکی تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے واقف ہے علم طب بھی جانتی ہے۔ ضرورت مند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں ؞

حکیم عبدالرزاق شریف صاحب کامل
معرفت سیکرٹری انجمن احمدیہ
براڈوے روڈ۔ بنگلور

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی رپورٹ بابت ماہ مئی ۱۹۳۷ء

ڈائرکٹر آف ایجوکیشن سے ملاقات

آنریبل ڈائرکٹر آف ایجوکیشن سے دارالسلام کے قیام میں ملاقات کی گئی۔ محکمہ تعلیم کا یہاں قانون ہے۔ کہ جو مشن سکول کھولیں۔ وہ ایک سکرٹری آف ایجوکیشن بھی مقرر کریں۔ اس کے بعض خاص فرائض محکمہ تعلیم نے مقرر کر رکھے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈائرکٹر نے مجھے بھی کہا تھا۔ چنانچہ برادرم محمد یسین صاحب کا نام خاکسار نے تجویز کیا۔ اور ڈائرکٹر نے تسلیم کر لیا۔ مگر محکمانہ طور پر ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہوا اس اثناء میں ۱۹۳۷ء کے قوانین کی رُو سے سکول کو دوبارہ رجسٹرڈ کرانا تھا چنانچہ ڈائرکٹر صاحب نے اسسٹنٹ ڈائرکٹر کو کہکر مجھ سے کاغذات پُر کرائے اور نئے سال کے قوانین کی رو سے سکول رجسٹرڈ ہو گیا۔

ایک سپرنٹنڈنٹ آف ایجوکیشن جو یورپین ہیں۔ اور جن کے سپرد سکولوں کی رجسٹریشن کا کام ہے۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ تو احمدیہ مشن کے حالات اور احمدیت کے متعلق انہیں خبر دی گئی۔ امریکہ میں احمدیت کے ذریعہ گوروں اور کالوں کا اسلام قبول کرنا۔ انگلینڈ اور یوروپ کے دیگر ممالک میں احمدیت کا پھیلنا اور مغربی افریقہ میں احمدیوں کی زبردست مساعی کو معلوم کرکے وہ بہت حیران ہوئے یہاں چند الفاظ میں Mr. F. Johnson سیکرٹری انٹر ٹیرٹوریل لینگوج کمیٹی کے متعلق لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ شروع سال میں جب خاکسار دارالسلام گیا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائف اور نماز کا سواحیلی ترجمہ میں نے انہیں دکھایا تھا۔ اور انہوں نے ہر دو ترجمے نہایت شوق سے کافی وقت صرف کرکے درست کئے۔ میں نے انہیں کہا تھا۔ کہ ان ترجموں کی اصلاح کی وجہ سے میں آپ کا جب یہ کتابیں شائع ہوں۔ تو دیباچہ میں شکریہ کے ساتھ ذکر کروں گا۔ کہنے لگے۔ یہ کوئی ایسا کام نہیں جس کی وجہ سے ذکر کیا جائے۔ چند دنوں بعد وہ انگلستان رخصت کے ایام گزارنے کے لئے دارالسلام سے روانہ ہوئے۔ لیکن راستہ میں ہی وفات پا گئے۔ آپ بہت شریف انگریز تھے۔ اور ایک عرصہ تک کامیاب اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن رہے۔ اور اب سیکرٹری ٹیریٹوریل کے ذمہ دار عہدہ پر سرفراز تھے۔

تبلیغ

بعض پنجابی غیر احمدیوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ ان میں سے ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے کلمات طیبات اور ملفوظات متعدد مرتبہ سنائے گئے۔ یہ دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان شخصیت کے قائل ہیں۔ ان کے کئی ایک معزز رشتہ دار احمدی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی اس نور سے منور فرمائے

افریقن میں غیر احمدیوں کے علاوہ افریقن مسیحیوں سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ اور ایک پروٹسٹنٹ مشن کے افریقن مشنری سے تثلیث۔ الوہیت اور مسیح کی آمد ثانی کے متعلق دلچسپ گفتگو ہوئی۔

دارالسّلام سے زنجبار

دارالسلام سے خاکسار ۱۸ مئی کو زنجبار کے لئے S.S. Kenya جہاز پر روانہ ہوا۔ یہ جہاز بمبئی سے سوتھ افریقہ اور پھر بمبئی واپس جاتا ہے۔ دارالسلام سے زنجبار چار پانچ گھنٹہ کا راستہ ہے۔ میرے پاس چونکہ زنجبار کا پاسپورٹ نہیں تھا۔ اس لئے دارالسلام میونسپلٹی سے ایک اجازت نامہ حاصل کیا۔ میں نے دارالسلام سے اپنے ساتھ انگریزی لٹریچر لے لیا تھا۔ اس کی تقسیم کی فکر میں تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میرے پاس پارچگیز ایسٹ افریقہ سے ایک مسلمان تاجر کو جو ہندوستان جا رہے تھے بھیجدیا۔ میں نے ان سے پارچوگیز ایسٹ افریقہ کے مختلف قسم کے حالات دریافت کرنے شروع کردئے اور پھر تبلیغ کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آپ کے حالات جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی۔ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں جو حضرت امام مہدی کے متعلق تھیں۔ انہیں سنائی گئیں۔ وہ نہایت توجہ سے تمام باتیں سنتے رہے۔ اس کے بعد انہیں تین انگریزی کے پمفلٹ دئے گئے۔ پھر میں سیدھا بالائی منزل پر جہاز کے کپتان سے ملنے چلا گیا۔ باتوں باتوں میں میں نے اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی خبر دی۔ اس پر کپتان نے احمدیت کے حالات معلوم کئے۔ اور خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق گفتگو شروع ہو گئی۔ آخر میں اسے انگریزی زبان کا پمفلٹ "Ye were told, but I tell you" دیا گیا۔ اسکے کمرہ سے نکل کر جہاز کے دیگر افسر Bridge Officer وغیرہ کو بھی پمفلٹ دئے اور نیچے آ گیا۔

زنجبار میں مکرمی ڈاکٹر عبدالغنی صاحب تھے وہ آجکل ہندوستان رخصت پر گئے ہوئے ہیں انکے صاحبزادے برادرم عبدالغفور خاں صاحب اور برادرم عبدالسبوح صاحب موجود تھے۔ عبدالغفور صاحب نے چند دن کے حساب کا رجسٹر اسی دن شام کو دکھایا کسی قسم کا بقایا ماہوار چندہ ان میں ان کے ذمے نہ تھا۔ سال ۱۹۳۶-۳۷ء کا مقررہ بجٹ نہ صرف انہوں نے پورا کر دیا ہے بلکہ کچھ زائد رقم بھی ادا کر دی ہے

معززین سے ملاقاتیں

زنجبار میں چھ دن رہا۔ اور ۲۲ معززین سے ملاقاتیں کیں۔ مجھے باطنی فرقہ کے حالات معلوم کرنیکا شوق تھا۔ مگر کوئی کتاب ایسی نہ ملتی تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن سے ان کے صحیح عقائد اور ان کے تاریخی حالات سے واقفیت ہوتی۔ لیکن زنجبار میوزیم جس میں لائبریری بھی ہے۔ اور جس کا نام دار الامانی ہے۔ اس میں مجھے ایک انگریزی کتاب دیکھنے کا موقعہ ملا جس میں اس فرقہ کے بہت کچھ حالات تھے۔ یہ فرقہ خوارج کی ایک شاخ ہے۔ اس فرقہ کی بنیاد عبداللہ بن اباض التمیمی نے رکھی۔ اس فرقہ کی ابتداء دوسری صدی ہجری کے آخری وسط میں معلوم ہوتی ہے۔ مفصل حالات انشاء اللہ پھر کسی وقت لکھوں گا۔

زنجبار کے قاضی القضاۃ سے گفتگو

گزشتہ سال خاکسار جب زنجبار گیا تھا۔ اور وہاں کے بعض معززین سے تعلقات پیدا کئے تھے۔ تو ان میں سے ایک قاضی القضاۃ شیخ طاہر صاحب بھی تھے۔ جو اہلسنت میں سے ہیں انہیں اب کے پھر ملا۔ دو ملاقاتیں ان کے دفتر میں ہوئیں۔ اور تیسری ملاقات مورخہ ۲۴ مئی مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کے مکان پر ہوئی۔ دو گھنٹے احمدیت کے مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ وفات مسیح کے متعلق کہنے لگے۔ کہ گو اہلسنت کا عقیدہ تو یہی ہے۔ کہ وہ زندہ ہیں لیکن میرا ذاتی خیال اس کے خلاف ہے۔ عقل اسبات کو نہیں مانتی۔ میں نے کہا قرآن مجید عقل سے بھی بڑی اتھارٹی ہے وہ یہ فیصلہ دے رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے۔ اور حدیثوں میں جو مسیح کی آمد کی خبر ہے۔ اس سے مراد ان کے مثیل کی آمد اور ان کے ہمرنگ محمدی مسیح کے آنے کی خبر ہے۔ جو حضرت احمد علیہ السلام کی صورت میں ظاہر ہو گیا نبوت کے مسئلہ کے متعلق کہنے لگے۔ کہ نبی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتے۔ میں نے کہا آپ سنیوں کا تو عقیدہ ہے۔ کہ امت محمدیہ کے باہر سے بھی نبی آ سکتا ہے۔ پھر آپ لوگ کیسے کہتے ہیں۔ کہ نبی نہیں آ سکتا اس پر انہیں احمدیت کے نقطہ نگاہ سے آگاہ کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے فیوض کی برکت سے یہ مقام جس کو حاصل ہو جائے۔ وہ آپ سے باہر نہیں۔ اور امت محمدیہ کے لئے یہ انعام جاری ہے۔

آخر میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف استفتاء مطالعہ کیلئے دی گئی شیخ سعید بن ناصر جو زنجبار میں قاضی ہیں۔ اور اباضی فرقہ کے نہایت معزز شیخ ہیں۔ ان سے بھی چار مرتبہ ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور کافی دیر گفتگو ہوتی رہی۔ یہ قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ کے قائل ہیں۔ چنانچہ اس پر بھی اچھی خاصی بحث ہوئی۔

زنجبار سے خاکسار ۲۴ مئی کو India Boat روانہ ہوا۔ اور ۲۵ مئی کو صبح دار السلام پہنچ گیا۔ ۲۶ مئی دار السلام سے روانہ ہو کر بذریعہ ٹرین کڈ ڈگالو پہنچا یہاں ایک لیکچر افریقین میں ۲۷ مئی کی شب کو دیا جس میں اسلام کے ارکان بیان کرتے ہوئے فوائد نماز بیان کئے۔ مورخہ ۲۸ مئی کی صبح کو یہاں سے روانہ ہو کر مورو گورو پہنچا۔ اس جگہ بہت بڑا رومن کیتھولک مشن ہے۔ اور افریقین کی بہت بڑی آبادی ان کا شکار ہو چکی ہے مشن کے یہاں سکول اور ٹریننگ کالج وغیرہ بھی ہیں۔ رسالہ سواحلی کے ذریعہ ہی ان لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ مگر اس جگہ کے عیسائیوں میں عمدگی سے تقسیم کا انتظام ابھی تک نہیں ہو سکا۔ تاہم چند ایک کے پاس پہنچا۔ ۲۹ مئی کو مورو گورو سے روانہ ہو کر ڈوڈوما پہنچے بعد نماز مغرب دوستوں کیساتھ ملکر یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کل ۳۰ مئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا جائے۔ چنانچہ دوسرے دن ایک گھنٹہ تک تحریک جدید کا جلسہ ہوا جس میں خاکسار نے تحریک جدید کے اصل مقصد کو بیان کرتے ہوئے۔ اسطرف دوستوں کو توجہ دلائی۔ کہ ان مقاصد کے حصول کیلئے انیس مطالبات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ تقریر کے بعد کچھ سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اور خاص طور پر چار دوستوں سے تبلیغی گفتگو کی گئی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر بھی

شادی وشکرانہ فنڈ کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا اسوہ حسنہ

معطی اصحاب کی فہرست

شادی وشکرانہ فنڈ کی مد بہت عرصہ سے مرکز میں کھلی ہوئی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے اس مد کی طرف احباب کی توجہ کم ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اس مد میں بہت ہی قلیل رقم مرکز میں وصول ہوتی رہی ہے۔ مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء کے اجلاس میں میں نے نمائندگان مشاورت کو خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ کہ شادی وشکرانہ فنڈ میں بہت زیادہ آمد ہونی چاہیئے۔ اس کے بعد اس چندہ کی فراہمی کے لئے مرکز میں خالص اہتمام کیا گیا۔ اور اس کے نتیجہ میں اس تھوڑے سے عرصہ میں قادیان میں معتد بہ رقم فراہم ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ احمدی احباب سے چندہ کی وصول کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے، تو آمد یقیناً بڑھ سکتی ہے۔

پیشتر اس کے کہ میں جملہ چندہ دہندگان کی فہرست شائع کروں۔ سب سے اول میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضور نے خود اس مد میں چندہ دے کر خدام نظارت بیت المال کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور دوسرے احباب کے لئے عملی مثال قائم فرمائی۔ خاکسار نے حضور کے پہلے نبیرہ کے تولد پر حضور کی خدمت میں شکرانہ فنڈ میں عطیہ دینے کی درخواست پیش کی تھی۔ ازاں بعد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی اے میں کامیاب ہوئے۔ حضور نے پہلی تقریب پر ۲۵ روپے اور دوسری پر ۵ روپے کل تیس ۳۰ روپے کی رقم عطا فرمائی۔

دراصل اس فنڈ میں چندہ دینا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے سے قبل دوسروں کی طرح ہم لوگ بھی طرح طرح کی رسوم کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ بیاہ شادی کے مواقع پر بہت کچھ طاقت سے بڑھ کر خرچ کر دیا کرتے تھے۔ اور ہماری شادیاں اس قسم کی فضولیوں کے سبب رنج والم کا منظر پیش کرتی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دامن پکڑنے سے اس قسم کے رسوم کے قیود سے ہم بفضلہ تعالے آزاد ہو چکے ہیں۔ کیا اب ہمارا فرض نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس عظیم الشان احسان کو یاد کرتے ہوئے بطور شکرانہ سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنی شادیوں اور خوشیوں میں کچھ رقم بھیجکر خدا تعالے کی رضاء اور خوشنودی حاصل کریں۔

اگر بیرونجات کی جماعتیں بھی قادیان کی طرح اس چندہ کی وصول کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ خصوصاً اگر بڑی بڑی جماعتیں اس قسم کے چندوں کی وصولی کے لئے علیحدہ محصل مقرر کر دیں۔ جو ہر ایک تقریب کے موقعہ پر بروقت چندہ کا مطالبہ کرتے رہیں۔ تو میں خیال کرتا ہوں۔ کہ خاطر خواہ چندہ کی وصولی ہو سکتی ہے۔

اب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے علاوہ ان بزرگوں اور احباب کی فہرست شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتا ہوں جنہوں نے اس فنڈ میں چندہ ادا کر کے ہمیں ممنون فرمایا

نجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسمائے گرامی چندہ دہندگان	شادی فنڈ	شکریہ فنڈ
(۱) حضرت نواب محمد علی خانصاحب	....	عہ بتقریب تولد نواسہ
(۲) آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	....	عحہ ادویہ یا ہوار بتقریب تولد دختر
(۳) بابو محمد اسماعیل صاحب سٹیشن ماسٹر قادیان	عا/	،
(۴) اسم نامعلوم	للعہ/	.
(۵) صوفی غلام محمد صاحب	عا/	.
(۶) ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب	عہ/	.
(۷) عبد السبحان خان صاحب سنور	عا/	.
(۸) محمد احسن صاحب قریشی	عہ/	.
(۹) قاضی محمد رفیق صاحب امرتسر	حمہ/	.
(۱۰) ڈاکٹر محمد منیر صاحب "	صہ/	.
(۱۱) مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی	عہ/	.
(۱۲) قاضی محمد صادق صاحب قریشی	.	عہ/
(۱۳) خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خانصاحب پراونشل امیر صوبہ بنگال	للعہ/	.
(۱۴) شیخ فضل الرحمٰن صاحب قادیان	سے/	.
(۱۵) ماسٹر منظور احمد صاحب لاہور	عہ/	.
(۱۶) خاکسار (فرزند علیؓ)	عا/	.
(۱۷) خواجہ مسعود احمد صاحب	عا	.
(۱۸) حافظ ملک محمد صاحب	عہ	.
(۱۹) عبد العزیز ولد چوہدری بدر دین صاحب	عہ	.
(۲۰) نواب عبد اللہ خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ	.	حمہ کامیابی امتحان دختر خود
(۲۱) چوہدری محمد بوٹا صاحب	.	صہ/ مقدمہ قبرستان
(۲۲) چوہدری حاکم علی صاحب قادیان	.	عہ مقدمہ قبرستان
(۲۳) مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ	.	صہ "
(۲۴) چوہدری ظہور احمد صاحب	.	صہ "
(۲۵) شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر	.	عہ "
(۲۶) ملک محمد عظیم صاحب	.	صہ "
(۲۷) صادقہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد الدین صاحب	.	عہ کامیابی امتحان
(۲۸) اہلیہ صاحبہ خاکسار (فرزند علیؓ)	.	عہ کامیابی امتحان مبارک احمد
(۲۹) مولوی عطار محمد صاحب راہوں		۸/ کامیابی امتحان بشارت الرحمٰن

ناظر بیت المال قادیان

خدمت دین کے لئے موقع

ماہ مئی میں من انصاری الی اللہ ۔ کے عنوان کے ماتحت میری طرف سے ایسے احباب کی خدمات کیلئے درخواست کی گئی تھی ۔ جو آنریری انسپکٹر بیت المال کیلئے اپنے اوقات پیش کر سکیں ۔ چنانچہ ان اعلانات پر بعض احباب نے اپنی خدمات پیش کیں ۔ اور ان میں سے اکثر کی خدمات کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا ۔ اور ان کے سپرد حلقے کر دیئے گئے ہیں ۔ لیکن بیت المال کو ابھی بہت سے ایسے احباب کی خدمات مطلوب ہیں ۔ جو شہری اور دیہاتی انجمنوں میں حسب ہدایات ناظر بیت المال تحصیل چندہ کی نگرانی اور حساب کتاب کی پڑتال وغیرہ کا کام کریں ۔ جو احباب سلسلہ کی اس قسم کی خدمت کیلئے آمادہ ہوں ۔ وہ بہت جلد مجھے اطلاع دیں ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دیں ۔ کہ اس کام کیلئے سال میں کس قدر وقت دے سکیں گے ۔ اور کون کون سے وقت کام کر سکیں گے ۔ تاکہ انکے اوقات کو مدنظر رکھتے ہوئے کام لیا جاوے ۔ نظارت ہذا کی طرف سے ایسے دوستوں کو صرف سفر خرچ دیا جائے گا ۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کے حضور مخلصین کے اخلاص نامے

(۱)

مولوی عبد السلام صاحب بی ۔ اے ۔ خلف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ علیگڑھ سے لکھتے ہیں ۔

بحضور سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

میرے دل وجان سے پیارے میرے محسن آقا ۔

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار برکتیں آپ پر نازل ہوں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل اخبار الفضل کے ذریعہ حضور کا مکتوب پڑھا اور شیخ مصری صاحب کی سیاہ بختی اور محرومی کا حال معلوم ہوا ۔ سلسلہ عالیہ سے ان کا دیرینہ تعلق اور ان کا نو مسلم ہونا اور دیگر حالات سے دل سخت محزون ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے آگے کون دم مار سکتا ہے ۔

میرے آقا ۔ ایک پیار کرنے والا باپ اپنی اولاد کی محرومی سے اور جدائی سے جو صدمہ محسوس کرتا ہے ۔ اس کا خیال کر کے میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔ کہ ہمارے روحانی باپ اور اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کی قلبی کیفیت کیا ہوگی ۔ اور اس کو کس قدر صدمہ ہوگا ۔

اے امیر المومنین ۔ یہ نابکار اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کمال یقین سے کہتا ہے ۔ کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ہے ۔ اور حضور اس کے قائم کردہ خلیفہ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور اس کی مشیت یہی ہے ۔ کہ اسلام کی ترقی اور خدمت آپ کی اطاعت اور پیروی میں ہوگی ۔ اور جو آپ سے علیحدہ ہوگا ۔ اس کی قسمت میں محرومی مقدر ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ جو آپ سے کٹے گو انہوں نے ابتدا میں ہزار قسمیں کھائیں ۔ کہ وہ سلسلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچی محبت رکھتے ہیں ۔ مگر بعد میں انہی بدبخت وجودوں نے اللہ تعالیٰ کے مامور اور سلسلہ پر حملے کئے ۔

میرے آقا ۔ میرے لئے اپنی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے یہ دعویٰ بڑا معلوم ہوتا ہے ۔ مگر میں اسوقت اپنی دلی کیفیت اور حالت کا اظہار کرنے سے رک نہیں سکتا اور میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں ۔ کہ انشاء اللہ ہم آپ کے آگے بھی کام آئینگے پیچھے بھی دائیں بھی اور بائیں بھی اور یہ حقیر زندگی اگر سلسلہ کے کام آئے تو میں سمجھونگا کہ میں اپنی مراد کو پہنچا ۔ للہ اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچی جانثاری اور وفاداری کی توفیق دیوے اور یہ جذبات اور خیالات میرے نفس کا دھوکا نہ ہوں ۔

(۲)

برادر مکرم شمس الدین صاحب لنڈی کوتل سے لکھتے ہیں ۔

بخدمت اقدس سیدنا وامامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

شیخ عبد الرحمٰن مصری اور فخر الدین ملتانی کے ارتداد کا علم اخبار کے ذریعہ ہو کر اس وجہ سے تو بہت افسوس ہوا ۔ کہ یہ لوگ خدا کی رضا کو چھوڑ کر جہنم پر خوش ہوئے ۔ مگر اس بات سے خوشی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے منافقین کو ظاہر فرما دیا ۔ مجھے یاد ہے ۔ کہ ایک سب کمیٹی مجلس مشاورت میں شیخ عبد الرحمان کی بعض گفتگو سلسلہ کے وقار کے خلاف تھی ۔ اور اس دن میں نے محسوس کیا ۔ کہ یہ شخص اہم ڈیوٹی پر ہوتا ہوا ۔ کیوں ایسا رویہ رکھتا ہے ۔ آخرکار نتیجہ نکل آیا اسی طرح سے فخر الدین کا رویہ ایک متقی کا نہیں تھا ۔ بلکہ اس کے مضامین کا رنگ غیر شریفانہ ہوتا تھا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص

فتنہ پرداز منافقین کی کمینہ اور مکروہ حرکات کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار

راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۹ جون میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱- جماعت احمدیہ راولپنڈی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس اقدام کو جو حضور نے بعض منافقین کو جماعت سے خارج کرنے کے متعلق فرمایا۔ بنظر تشکر و استحسان دیکھتی ہے۔ اور حضور اقدس کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کرتی ہے۔ کہ ان ناپاک انسانوں کو جو مار آستین کی طرح ہیں جس قدر جلد ہو سکے۔ جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ تا وہ روک دور ہو جو ان لوگوں کی وجہ سے جماعت کی ترقی میں حائل ہیں۔

۲- جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ہر ایک فرد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ذات مبارک سے دلی اطاعت اور اخلاص کا اظہار کرتا اور خلافت کے وقار اور ناموس کی خاطر ہر ایک قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں حضور کا حامی و ناصر ہو۔ اور ترقی سلسلہ کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہیں۔ وہ حضور کے ہاتھ سے پوری ہوں۔

خاکسار محمد امیر عفی اللہ عنہ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

پاک پٹن

جماعت احمدیہ پاک پٹن نے حسب ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور کی ہیں۔

۱- فخر الدین ملتانی اور عبدالرحمن مصری کا کوئی اثر و رسوخ جماعتوں میں نہیں ہے ان کا ایسا دعا حضرت ان کے منہ کی بات ہے۔ جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

۲- جماعت احمدیہ پاک پٹن ان دونوں کے اقوال و افعال اور رویہ سے سخت بیزار ہے۔ اور ان کی حرکات پر اظہار نفرت کرتی ہے۔

۳- جماعت احمدیہ پاک پٹن کا حضور کی خلافت پر ہر طرح اعتماد اور یقین ہے اور ان کے اخراج از جماعت کا حکم نہایت موزوں اور مناسب ہے۔

۴- جماعت احمدیہ پاک پٹن ہر حالت عسر و یسر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہم رکاب رہیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار غلام احمد خان۔ ایڈووکیٹ

گوجرانوالہ

۲۹ جون۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک جنرل اجلاس زیر صدارت جناب میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے

ہم ممبران جماعت احمدیہ گوجرانوالہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاک اور مطہر وجود سے اپنی دلی عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتے اور حضور والا کو آیت استخلاف کے ماتحت خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور بشارتوں کا مصداق تصور کرتے ہیں۔ اور حضور والا کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم خلافت کے اعزاز و احترام خاندان نبوت کے ناموس اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وقار کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں

۲- ہم منافقین کے مکروہ و کمینہ پراپیگنڈا کے خلاف انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے خلاف جو جماعت احمدیہ سے خارج کئے گئے سخت بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور والا نے ان کے اخراج کے متعلق جو اقدام فرمایا ہے اس کو ہم نہایت ہی ضروری اور قابل شکریہ تصور کرتے ہیں۔

خاکسار محمد شریف جنرل سیکرٹری

پشاور

جماعت احمدیہ پشاور نے ایک خاص اجلاس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور کیں۔

۱- جماعت احمدیہ پشاور کا ہر ایک ملک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت ہی مبارک بیش بہا اور قیمتی وجود سے اپنی گہری اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضور اقدس کو اس امر کا یقین دلاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پشاور کے تمام افراد خلافت کے اعزاز و احترام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ننگ و ناموس کی خاطر انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کو تیار رہیں۔

۲- منافقین سلسلہ کے اخراج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جس قسم کا اقدام فرما رہے ہیں۔ وہ جماعت ہذا کے نزدیک نہایت ہی قابل شکر گزاری ہے۔ وہ لوگ جو جماعت میں رہ کر مار آستین ثابت ہوئے اور غیروں سے سازباز کرتے رہے۔ اور اپنے اثر و رسوخ کے زعم میں حضور کو دھمکیاں دیتے ہوئے نہیں شرمائے۔ وہ اسی قابل ہیں کہ اس پاک روحانی سلسلہ سے کاٹے جائیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفۂ برحق اور علم بردار احمدیت کے مقابل صف آرا ہونا خدا تعالیٰ کے ساتھ جنگ و جدال اور شیطانی قوتوں کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے کے مترادف ہے۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ اگر انہوں نے سچی توبہ نہ کی۔ تو ضرور خائب و خاسر ہو کر لعنت خداوندی کے مورد ہوں گے۔

۳- یہ اجلاس دوبارہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت عالیہ میں اپنی اخلاص و عقیدت مندی و اطاعت گزاری کا اظہار کرتا ہوا۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ وہ حضور والا صفات کا حامی و ناصر ہو۔ اور حضور کی صحت و عمر میں برکت دے اور اسلام کی شاندار فتح و کامرانی حضور کے ہاتھوں ہو

خاکسار

خلیل الرحمن خان سیکرٹری

ایک بہت باموقعہ قطعہ زمین سستے داموں پر فروخت ہوتا ہے

ایک قطعہ زمین ۱۶/۱۴ کنال کا جو قادیان میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی کوٹھی کے جانب شمال بڑے شارع عام پر واقعہ ہے۔ بہت باموقعہ ہے۔ اگر کوئی ایک ہی صاحب خرید لیں۔ تو اس جگہ عمدہ شاندار کوٹھی بن سکتی ہے۔

صدر انجمن ایک فوری ضرورت کے ماتحت اس رقبہ کو سستے داموں پر یعنی ۱۶/۱۴ کنال کی قیمت بحساب ماعہ روپیہ فی کنال کے مبلغ للعہ/۴ تک فروخت کرنے کو طیار ہے۔ رجسٹری یا انتقال کے اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ فوراً اطلاع دیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

20

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

قابلِ توجہ سرمایہ دار و تجارت پیشہ اصحاب

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد پر روشن ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ و دیگر مقتدر احباب جماعت نے صوبہ سندھ میں ایک بہت بڑی جائیداد زمین کی صورت میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کے انتظام کیلئے ایک محکمہ قائم ہے۔ جو سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

سنڈیکیٹ مذکور ہر سال دیگر فصلوں کے علاوہ کپاس کی فصل بہت بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اراضی سندھ اور اس کی آب وہوا کپاس کی کاشت کیلئے نہایت موزوں ثابت ہوئی ہے۔ امسال بجائے کپاس کے اس کو بیل کر روئی اور بنولوں کی شکل میں فروخت کرنے سے زیادہ منافعہ حاصل ہوا۔

سنڈیکیٹ نے اس تجربہ کی بنا پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ سندھ میں ایک روئی بیلنے کا کارخانہ قائم کیا جائے۔ اور علاوہ حصہ داران اراضی سندھ کے دوسرے سرمایہ دار دوستوں کو بھی موقعہ دیا جائے کہ انہیں سے جو دوست اپنا روپیہ اس فائدہ مند تجارت پر لگانا چاہتے ہوں۔ وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ فی حصہ دس روپے قیمت رکھی گئی ہے۔ جس قدر حصص کوئی دوست خریدنا چاہیں۔ اس کی اطلاع دیں۔ مگر ترجیح ان اصحاب کو دی جائیگی۔ جو کم از کم ایک سو حصص (مالیت ایک ہزار روپے) خرید کرینگے۔ جو دوست بطور حصہ دار فیکٹری مذکور میں شامل ہونا چاہیں وہ جلد میرے ساتھ خط و کتابت کریں اور جتنے حصے خریدنا چاہتے ہوں ان کا روپیہ تیار رکھیں تا فیصلہ ہونے پر فوراً طلب کیا جا سکے۔ فرزند علی عفی عنہ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

"بابا!"

مایوس نہ ہو بابا۔ افسوس صد افسوس تم نے غیر معتبر ادویات استعمال کرکے یہاں تک نوبت پہنچائی۔ گو میں دیہات میں رہتا ہوں۔ لیکن میں نے اپنے بزرگوں اور دوستوں سے سنا ہے کہ جس طرح رستم کی شجاعت۔ حاتم کی سخاوت اور نوشیرواں کا عدل مشہور ہے۔ اسی طرح قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

دنیا میں مشہور ہے۔ جو جملہ امراض چشم کا واحد علاج ہے۔ اس ایجاد نے تو دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ عوام کے علاوہ حکما اور ڈاکٹر اس کے مداح اور گرویدہ ہیں۔ اسی لئے اس کو سرموں کا سرتاج کہتے ہیں۔ تم ضرور استعمال کرو۔ سینکڑوں کی آنکھیں روشن ہو چکی ہیں۔ اگر خدا کو منظور رہے تو تمہاری آنکھیں بھی روشن ہو جائیں گی۔ مایوس نہ ہو بابا مایوس نہ ہو۔ سرمہ نور استعمال کرو سرمہ نور۔ پھر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو!!

قیمت فی تولہ صرف دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

بعدالت جناب شیخ عبدالحمید صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج درجہ چہارم بھکر

غلام رسول خاں ولد جانن خان۔ مہرو ولد کمال المعروف جمال ذات پٹھان سکنائے چاہ داد و داخلی موضع غلامان تحصیل بھکر.... مدعیان

بنام

نمبر مقدمہ ۶۵۲ سال ۱۹۳۷ء

فتح خاں ولد اللہ یار خاں۔ گلباز خاں ولد خان محمد خان اقوام پٹھان ستی خیل سکنائے چاہ شاہ نواز والا۔ دلباغ رائے ولد ڈتہ رام ذات چھابڑہ سکنہ روڑی۔ فتح ولد ملوک ذات پادلی سکنہ چاہ در دو۔ کالو ولد جعفر ذات اودن۔ سکنہ چاہ جہان والا۔ گاتہ۔ ولیہ پسران شانہ۔ فاضل۔ غلام حسین محمد علی پسران جانہ اقوام نائی سکنائے چاہ دردو داخلی موضع غلامان تحصیل بھکر.. .. .. مدعا علیہم

۱ تا ۵ بذاتہ و نیز بطور نمایندگان دیگر مالکان اراضی موضع غلامان مندرجہ فہرست مشمولہ دعوے استقراریہ بدیں مضمون کہ مدعیان اراضی کھاتہ ۵۹۰ کھتونی ہائے ۲۳۸۷ - ۲۳۸۸ - ۱۷۶۴ خسرہ ہائے ۳۹۹۵ - ۴۰۰۰ ۳۹۹۶ تعدادی ۱۹ کنال ۱۵ مرلہ منجملہ تعدادی ۲۸۶ کنال ۱۱ مرلہ مندرجہ جمعبندی سال ۳۵-۱۹۳۴ء واقع موضع غلامان تحصیل بھکر کے مالکان اراضی ہیں۔ اور اس کے حصہ شاملات بموجب حصص حسب رسید کھیوٹ لینے کے مستحق ہیں۔ بصورت تبادل دعوے دخیلیابی معہ حصہ شاملات جس قدر رقبہ زیر قبضہ مدعا علیہم پایا جا دے۔

اندریں مقدمہ مدعیان نے دعوے استقراریہ برخلاف مدعا علیہم مندرجہ فہرست دائر کیا ہے۔ اور درخواست زیر آرڈر رول ۸ مجموعہ ضابطہ بدیں مضمون دی ہے۔ کہ ۵ مدعا علیہم مذکورہ بالا کو بذاتہ و نیز بطور نمائندگان منجانب تمام دیگر مدعا علیہم مندرجہ فہرست پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

ہذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۱ رول ۸ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی مالک مندرجہ فہرست منسلکہ عرضی دعوے کو مدعا علیہم کے نمائندہ بنائے جانے میں اعتراض ہے۔ تو ۱۳ ر جولائی ۱۹۳۷ء کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیش کرے۔

۱۸ ر جون ۱۹۳۷ء

مہر عدالت

دستخط حاکم

رشتہ درکار ہے

ایک کنواری لڑکی بعمر ۱۵ سال قوم ارائیں کیلئے زمیندارہ قوم سے بارزگار تعلیم یافتہ رشتہ کی ضرورت ہے۔ یا صاحب جائیداد ہو۔ ارائیں قوم کو ترجیح دیجائیگی خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ غلام محمد احمدی ٹیچر مڈل سکول جنڈیالہ شیر خاں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو۔ ۳۰ جون ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۳۷ جاسوسوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ٹراٹسکی کے حامی تھے اور مشرق بعید کی روسی ریلوے کو تباہ کرنے اور روس میں منافرت پھیلانے میں مشغول تھے۔

پشاور کشمیر۔ ۳۰ جون اسسٹنٹ کمشنر کی مداخلت سے خطرناک صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔ چارسدہ کے ایک قبرستان میں ایک پارٹی رائفلوں۔ ریوالوروں اور لاٹھیوں کی حفاظت میں جھونپڑیاں اور دوکانیں تعمیر کرنے کی کوشش کی گئی۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں قبرستان میں مداخلت بے جا کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ کمشنر صاحب نے جھونپڑیاں اور دوکانیں فوراً منہدم کرنے کا حکم دیا۔

شملہ۔ ۳۰ مئی ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کل قبائلی لشکر کا سرکاری فوجوں کے مقابلہ میں شدید نقصان ہوا۔ اس کے ۱۳ آدمی ہلاک ہوئے لشکری تمام نعشیں میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

لاہور۔ ۳۰ جون سردار بھگوان سنگھ سیکرٹری ریاستی پرجا منڈل پر پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے سیکشن ۳ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری پنجاب کے ماتحت حکم امتناعی جاری کیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب سے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر نکل جائیں اور ایک سال تک صوبہ پنجاب کی حدود میں داخل نہ ہوں۔

سالمینکا۔ ۳۰ جون۔ باغیوں نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ باغی فوجیں تیزی سے ولمیڈا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ مزید لکھا ہے کہ حکومت کی افواج نے متعدد مرتبہ باغیوں کا مقابلہ کیا ہے مگر شکست کھائی سرکاری فوج کے سینکڑوں اشخاص مارے گئے۔

سری نگر۔ ۳۰ جون حکومت کشمیر نے سری نگر میں مسلمانوں کے ہجوم پر فائرنگ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ یہ کمیشن دس جولائی کو اپنا کام شروع

کراچی۔ ۳۰ جون کراچی میں رائل ائر فورس کے ایک یورپین افسر اور ایک یورپین بینک کلرک کے درمیان باہم تنازعہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے پر فائر کئے۔ اور دونوں ہلاک ہو گئے۔

لنڈن۔ ۳۰ جون مسئلہ فلسطین کے متعلق شاہی کمیشن کی رپورٹ ۸ جولائی کو شائع ہو گی۔

حیفا۔ ۲۹ جون آج ایک یہودی ہجوم اور عربوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں تین یہودی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ پولیس نے ہجوم کو لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔

کابل (بذریعہ ڈاک) حکومت افغانستان نے حکومت فرانس کو سولہ ہزار بندوقوں اور ایک کروڑ آٹھ لاکھ کارتوسوں کا آرڈر دیا ہے۔ حکومت جرمنی سے پانچ ہزار بندوقیں اور پانچ لاکھ کارتوس خریدے گئے ہیں۔ برطانیہ سے بھی چند ہزار بندوقیں اور کارتوس خریدے گئے ہیں۔

روما۔ ۲۹ جون روما میں سائینور گیاڈا کے اس بیان کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی یہ منظور نہیں کر سکتے کہ ہسپانیہ کے سواحل کی بحری نگرانی کا اجارہ صرف برطانیہ اور فرانس کے ہاتھ میں ہو۔

سری نگر۔ ۳۰ جون کل کئی سو مسلم خواتین نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک جلوس نکالا۔ جس سے نازک صورت حالات پیدا ہو گئی۔ پولیس نے آگ بجھانے والے انجن کے ذریعہ عورتوں کا مقابلہ کیا۔ اور پانی کے نل کو ہجوم کی طرف پھیر کر انہیں تربتر کر دیا۔ اس سے وہ منتشر ہو گئیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار "مارننگ پوسٹ" میں ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک انگریز لکھتا ہے۔ کہ ہندو مسلم سوال کا واحد حل یہ ہے۔ کہ ان پانچ شمالی صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے مسلمانوں کی علیحدہ فیڈریشن قائم کر دی جائے۔ مزید لکھا ہے۔ کہ برطانیہ مسلمان اور ہندو تینوں کی بہتری اسی میں ہے۔

شملہ۔ ۲۹ جون حکومت ہند نے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے وفد کے ساتھ اگست میں ملاقات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ ملاقات یونیورسٹی کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کی مزید گرانٹ حاصل کرنے کے سلسلہ میں ہے

برلن۔ ۲۹ جون ورزبرگ (الویریا) میں دو لاکھ نازیوں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے مجلس عدم مداخلت کے متعلق طعن آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اور کہا۔ کہ عدم مداخلت کمیٹی نے "لیپزگ" کے حادثہ کے سلسلہ میں جرمنی کے احتجاجی مظاہرہ کے مطالبہ کو نامنظور کر کے مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ مزید حادثہ کی صورت میں خود مختارانہ کارروائی پر آمادہ ہو جائے ہسپانیہ میں ہمارے تلخ تجربات نے ہمیں ایک ایسا سبق سکھا دیا ہے جو ہم کبھی نہیں بھول سکتے۔ آئندہ ایسے حالات میں ہم اپنی آزادی خود مختاری عزت اور اپنی قوم کے تحفظ کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لیں گے

شملہ ۲۹ جون کل دوپہر کے وقت یہاں زلزلہ کا ہلکا سا جھٹکا محسوس ہوا حکومت کی بڑی بڑی عمارات کے دروازے اور کھڑکیاں باہم ٹکرانے لگیں

شملہ۔ ۲۹ جون ۲۷ جون کو ٹوچی سکاؤٹ نے رزمک کے قریب کسی لڑائی کے بغیر ایک قبائلی کو گرفتار کر لیا۔ جس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے متعدد ہندوؤں کو قتل کیا تھا۔ ۲۷ اور ۲۸ جون کی درمیانی شب تمام محاذ پر امن رہا۔

راولپنڈی۔ ۲۹ جون ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سرائے صالح ضلع ہزارہ کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں سرکاری تحقیقات مکمل ہو گئی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہزارہ نے تجویز کی ہے۔ کہ سرائے صالح میں چھ ماہ کے لئے تعزیری پولیس متعین کی جائے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ رقم صرف مسلمانوں سے وصول کی جائے گی۔ ہندوؤں بیواؤں۔ مسجدوں کے اماموں اور سرکاری ملازموں کو تعزیری ٹیکس سے مستثنٰی قرار دیا جائے گا۔

گجرات۔ ۲۹ جون آہلہ کے فسادات کے اصل اسباب کی تحقیقات کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر گورداسپور اپنے عملہ کے ساتھ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر گجرات نے نوٹس جاری کیا ہے۔ کہ جو لوگ چشم دید شہادت یا تحقیقات کے سلسلہ میں مفید معلومات مہیا کر سکیں۔ وہ اپنے بیانات لکھائیں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس راولپنڈی بھی حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے یہاں موجود ہیں۔

شملہ ۳۰ جون کل پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک اور ہنگامہ رونما ہوا۔ جس کی وجہ سے حزب مخالف کے ارکان نے واک آؤٹ کا مظاہرہ کیا جس وقت بجٹ کی تحریکات تخفیف پر بحث ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے ہاؤس کے مارشل کے اختیارات پر ایک بیان دینا چاہا جو سپیکر کے ساتھ کی نشست پر بیٹھا تھا سپیکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس موضوع پر دوسرے موضوعات کی بحث کے دوران میں بحث نہیں کی جا سکتی۔ اس پر دیوان چمن لال نے سپیکر کو مطلع کیا۔ کہ پارلیمنٹری رسوم کے مطابق ایک اجنبی ہاؤس میں نہیں بیٹھ سکتا اسکے بعد سپیکر نے مارشل کو آفیشل گیلری میں بیٹھنے کا حکم دیا لیکن چند منٹ بعد اسے قریبی نشست پر بیٹھنے کی اجازت دیدی۔ اس پر دیوان چمن لال نے پھر اعتراض کیا۔ آخر سپیکر نے دیوان چمن لال کو کہا آپ ہاؤس سے نکل جائیں اس پر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی